روزنامہ (ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 19 دسمبر 2009ء یکم محرم 1431 ہجری 19 فتح 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 285

علامات ساعت

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ساعت قائم نہ ہوگی مگر اس وقت جب علم سمیٹ لیا جائے گا اور زلزلے کثرت سے آئیں گے اور زمانہ جلدی جلدی گزرے گا اور فتنوں کا غلبہ ہوگا اور قتل و غارت بڑھ جائے گی۔ اور دولت اتنی بڑھ جائے گی کہ سیلاب کی طرح بہے گی۔

﴿صحیح بخاری کتاب الجمعه باب ماقیل فی الزلازل حدیث نمبر:978﴾

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

93۔ ترانواں نشان اپنے امور وراثت کے متعلق ایک پیشگوئی ہے اور وہ یہ ہے کہ بعض غیر قابض جدّی شرکاء نے جو قادیان کی ملکیت میں ہمارے شریک تھے دخل یابی کا دعویٰ عدالت گورداسپور میں کیا تب میں نے دعا کی کہ وہ اپنے مقدمہ میں ناکام رہیں۔ اِس کے جواب میں خدا تعالیٰ نے فرمایا......... یعنی میں تیری ساری دعائیں قبول کروں گا مگر شرکاء کے بارہ میں نہیں۔ تب مجھے معلوم ہوا کہ اسی عدالت میں یا انجام کار کسی اور عدالت میں مدعی فتح پا جائیں گے یہ الہام اِس قدر زور سے ہوا تھا کہ میں نے سمجھا کہ شاید قریب محلّہ کے لوگوں تک آواز پہنچی ہوگی اور میں جناب الٰہی کے اس منشاء سے مطلع ہو کر گھر میں گیا اور میرے بھائی مرزا غلام قادر مرحوم اُس وقت زندہ تھے میں نے روبرو تمام گھر کے لوگوں کے سب حال اُن کو کہہ دیا۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ اب ہم مقدمہ میں بہت کچھ خرچ کر چکے ہیں اگر پہلے سے کہتے تو ہم مقدمہ نہ کرتے مگر یہ عذر اُن کا محض سرسری تھا اور اُن کو اپنی کامیابی اور فتح پر یقین تھا چنانچہ پہلی عدالت میں تو اُن کی فتح ہوگئی۔ مگر چیف کورٹ میں مدعی کامیاب ہوگئے اور تمام عدالتوں کا خرچہ ہمارے ذمہ پڑا اور علاوہ اس کے وہ روپیہ جو پیروی مقدمہ کے لئے آپ قرضہ اُٹھایا تھا وہ بھی دینا پڑا اس طرح پر کئی ہزار روپیہ کا نقصان ہوا اور میرے بھائی کو اِس سے بڑا صدمہ پہنچا کیونکہ میں نے اُن کو کئی مرتبہ کہا تھا کہ شرکاء نے اپنا حصہ میرزا اعظم بیگ لاہوری کے پاس بیچا ہے آپکا حق شفعہ ہے روپیہ دے کر لے لو۔ مگر انہوں نے اِس بات کو قبول نہ کیا اور وقت ہاتھ سے نکل گیا اس لئے اس بات پر پچھتاتے رہے کہ کیوں ہم نے الہام الٰہی پر عمل نہ کیا یہ واقعہ اس قدر مشہور ہے کہ پچاس آدمی کے قریب اس واقعہ کو جانتے ہیں کیونکہ یہ الہام بہت سے لوگوں کو سُنایا گیا تھا جن میں سے بعض ہندو بھی ہیں۔

94۔ چورانواں نشان۔ ایک دفعہ میں لدھیانہ کی طرف سے قادیان کی طرف ریل گاڑی میں چلا آتا تھا اور میرے ساتھ شیخ حامد علی میرا خدمتگار اور چند اور آدمی بھی تھے جب ہم کسی قدر مسافت طے کر چکے تو تھوڑی سی غنودگی ہو کر مجھے الہام ہوا نصف ترا نصف عمالیق را اور ساتھ ہی دل میں ڈالا گیا کہ یہ وراثت کا حصہ ہے کہ کسی وارث کی موت سے ہمیں ملے گا اور نیز دل میں ڈالا گیا کہ عمالیق سے مراد میرے چچا زاد بھائی ہیں جو مخالفت بھی رکھتے تھے اور قد کے بھی لمبے تھے......... جب میں قادیان میں پہنچا تو معلوم ہوا کہ ہمارے شرکاء میں سے ایک عورت امام بی بی نام مرض اسہال کبدی سے بیمار ہے چنانچہ وہ چند دن کے بعد مرگئی اور ہم دونوں گروہ کے سوا اُس کا کوئی وارث نہیں تھا اس لئے اُس کی زمین میں سے آدھی تو ہمارے حصہ میں آئی اور آدھی زمین ہمارے چچازاد بھائیوں کے حصہ میں گئی اور اس طرح پر وہ پیشگوئی پوری ہوگئی جس کے پورے ہونے اور بیان کرنے پر ایک جماعت گواہ ہے اور نیز شیخ حامد علی بھی جو زندہ موجود ہے۔

﴿حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد22 صفحہ254﴾

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جلسہ سالانہ قادیان سے خطاب

جلسہ سالانہ قادیان 2009ء سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب مورخہ 28 دسمبر 2009ء کو ایم ٹی اے پر براہ راست لندن سے پاکستانی وقت کے مطابق دوپہر 3:00 بجے نشر کیا جائے گا۔ احباب ذوق وشوق سے استفادہ کریں۔

حقیقۃ الوحی کی اہمیت

شوریٰ 2009ء کا فیصلہ ہے کہ حقیقۃ الوحی کو ساری جماعت بشمول ذیلی تنظیموں کے لئے بطور نصاب مقرر کردیا جائے اور ہر سہ ماہی میں اس کتاب کے ایک حصہ کا امتحان بھی لیا جائے۔ امید ہے کہ احباب جماعت سکیم کے مطابق حقیقۃ الوحی کے روزانہ 7 صفحات کا مطالعہ تسلسل کے ساتھ جاری رکھے ہوئے ہوں گے۔ مکمل کتاب کا پرچہ جنوری 2010ء میں ہوگا۔ اس کے لئے بھرپور تیاری جاری رکھیں۔

حقیقۃ الوحی کی اہمیت کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر فرمایا ہے کہ

”ہم نے ایک سو ستاسی نشانات کتاب حقیقۃ الوحی میں نہایت ہی اختصار کے ساتھ درج کئے ہیں“۔

(ملفوظات جلد5 صفحہ 352)

”ایک تازہ کتاب حقیقۃ الوحی میں نے لکھی ہے۔ اس کا مطالعہ کرکے دیکھ لیا جاوے کہ کس قدر نشان خدا تعالیٰ نے میری تائید کے واسطے ظاہر فرمائے۔“

(ملفوظات جلد5 صفحہ 554)

﴿مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2009ء﴾

مشعل راہ

درود شریف سے خدا کا فیض اور فضل ملتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 5 ستمبر 2003ء میں فرماتے ہیں:۔

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی تحریر فرماتے ہیں:

''ایک بار میں نے خود حضرت امام (مسیح موعود) سے سنا۔ فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے ہیں۔ اور پھر وہاں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ میں جذب ہو جاتے ہیں۔ اور وہاں سے نکل کر ان کی لاانتہا نالیاں ہوتی ہیں۔ اور بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں''۔ یعنی جو جو لوگ درود شریف بھیج رہے ہیں اور جس جس جوش سے بھیج رہے ہیں ان تک وہ اتنا حصہ پہنچتا رہتا ہے۔ یقیناً کوئی فیض بدوں وساطت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسروں تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔ یعنی اب کوئی بھی فیض جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل ہونے ہیں بغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت کے کسی شخص تک نہیں پہنچ سکتے۔

فرمایا: درود شریف کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عرش کو حرکت دینا ہے جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھے تاکہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔

(اخبار الحکم جلد 7 نمبر 8 صفحہ 7 پرچہ 28 فروری 1903ء)

ایک دفعہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب کو اپنی بعض مشکلات کی وجہ سے دعا کی تلقین کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا کہ:

''آپ درویشانہ سیرت سے ہر ایک نماز کے بعد گیارہ دفعہ لاحول ولاقوۃ (۔) پڑھیں اور رات کو سونے کے وقت معمولی نماز کے بعد کم سے کم اکتالیس دفعہ درود شریف پڑھ کر دو رکعت نماز پڑھیں اور ہر ایک سجدہ میں کم سے کم تین دفعہ یہ دعا پڑھیں یا حی یاقیوم برحمتک استغیث۔ پھر نماز پوری کر کے سلام پھیر دیں اور اپنے لئے دعا کریں''

(مکتوبات احمدیہ جلد ہفتم حصہ اول صفحہ 33)

تو یہاں کسی کو یہ خیال نہ آئے کہ پہلے تو حد نہیں لگائی تھی یہاں تو گنتی بتا دی ہے۔ تو واضح ہو کہ پہلے حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے مخصوص حالات کی وجہ سے دعا کا ایک طریق بتایا۔ دوسرے اس میں 'کم سے کم' کہا ہے کہ اتنی دفعہ ضرور پڑھیں۔ اصل بات وہی ہے کہ درود میں قید کوئی نہیں کہ زیادہ سے زیادہ کتنا پڑھا جائے۔ جتنی توفیق ہے پڑھتے چلے جائیں اور اتنا ہی فیض پاتے چلے جائیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود کے (۔) میں بھی درود کا کثرت سے ذکر ملتا ہے۔ اعجاز المسیح میں درج ہے کہ ''(اے لوگو!) اس محسن نبی پر درود بھیجو جو خداوند رحمٰن و منّان کی صفات کا مظہر ہے کیونکہ احسان کا بدلہ احسان ہی ہے۔ اور جس دل میں آپ کے احسانات کا احساس نہیں اس میں یا تو ایمان ہے ہی نہیں اور یا پھر وہ اپنے ایمان کو تباہ کرنے کے درپے ہے۔ اے اللہ! اس امی رسول اور نبی پر درود بھیج جس نے (۔) کو بھی پانی سے سیر کیا ہے جس طرح اس نے اولین کو سیر کیا۔ اور انہیں اپنے رنگ میں رنگین کیا اور انہیں پاک لوگوں میں داخل کر دیا''۔

(اعجاز المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 6,5)

ایک یہ الہام ہے: (۔) کہ نیک کاموں کی طرف راہنمائی کر اور برے کاموں سے روک اور محمدؐ اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج۔ درود ہی تربیت کا ذریعہ ہے۔

(روزنامہ الفضل 6 جنوری 2004ء)

مکرم رانا نصیر احمد صاحب

راہ مولیٰ میں جان کا نذرانہ پیش کرنے والے خادم سلسلہ

مکرم رانا محمد سلیم صاحب آف سانگھڑ

میرے قابل احترام بزرگ مکرم رانا محمد سلیم صاحب کو 26 نومبر 2009ء کو بعد از نماز مغرب احمدیہ بیت الذکر سانگھڑ کے باہر نامعلوم افراد نے گولی مار کر راہ مولیٰ میں قربان کر دیا۔

قیام پاکستان سے پہلے آپ کا خاندان کاٹھ گڑھ تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیار پور میں رہتا تھا۔ قیام پاکستان کے بعد آپ کے خاندان نے 2 چک ضلع سانگھڑ میں سکونت اختیار کی۔ آپ 2 چک میں مکرم رانا نذیر احمد صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ نے انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کی اور اسی شعبہ میں کچھ عرصہ جاب بھی کی۔ آپ کی شادی مکرمہ منصورہ صاحبہ بنت مکرم رانا بشیر صاحب سانگھڑ شہر سے ہوئی۔ آپ جرمنی شفٹ ہو گئے تھے۔ مگر کچھ سالوں کے بعد واپس آ گئے۔ آپ نے نیو لائف اکیڈمی کی بنیاد رکھی اور اس اکیڈمی کو سانگھڑ شہر کی مشہور اکیڈمیوں کی فہرست میں شامل کر لیا گیا۔ اس وقت اکیڈمی میں 1000 طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں کچھ غریب طلباء کی آپ نے فیس بھی معاف کی ہوئی تھی اور ان کی دوسری ضروریات کا خیال بھی رکھتے تھے۔

میں آپ کو تقریباً 1987ء سے جانتا ہوں میں اپنی پھوپھی کے پاس 1987ء تا 1992ء سانگھڑ شہر میں رہا ہوں۔ میری پھوپھی آپ کی چچی لگتی ہیں۔ آپ کی طبیعت میں شرمیلا پن اور چہرے سے متانت عیاں تھی۔ کم گو مجلس اور دوستوں کی دوستی سے بخوبی آشنا تھے۔ مہمان نواز، دعا گو اور چہرے پر ہمیشہ مسکراہٹ رہتی تھی۔ دل میں کوئی بات نہ رکھتے تھے۔ بلکہ انتہائی صاف گو انسان تھے۔ لباس ہمیشہ اچھا استعمال کرتے اور ہر معاملہ میں میانہ روی اختیار کرنے والے تھے۔

تین ماہ پہلے آپ کے ایک دوست عبدالمجید زاہد صاحب ناظم انصار اللہ عمر کوٹ ہماری جماعت ککی نو ضلع جھنگ میں وقف عارضی پر آئے تو ایک ماہ پہلے رانا صاحب نے مجھے Message کیا کہ ہمارے خاص دوست آپ کی جماعت میں وقف عارضی پر آ رہے ہیں۔ آپ نے ان کا خیال رکھنا ہے۔ جب وہ صاحب ککی نو ضلع جھنگ آئے تو تب پھر آپ کا پیغام موصول ہوا اس طرح آپ دوستی کا حق ادا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کے کرم و فضل سے آپ کو تاریخی جلسہ سالانہ قادیان 2005ء میں شمولیت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ قادیان میں جب میری آپ کے ساتھ ملاقات ہوئی تو آپ مل کر بہت خوش ہوئے۔

آپ بہت دور اندیش اور معاملہ شناس تھے چاہے کوئی کتنا ہی بات کو چھپانے کی کوشش کرتا مگر آپ بات کی تہہ تک پہنچ جاتے تھے۔

ہمارے درمیان عمر کا تقریباً 25 سال کا فرق ہونے کے باوجود پُرمزاح اور بے تکلفانہ باتیں موضوع سخن رہتی تھیں۔

جب آپ کی فیملی رانا صاحب کی تدفین کے لئے ربوہ آئی ہوئی تھی۔ تدفین کے بعد میں آپ کے چھوٹے بھائی شبیر رانا صاحب سے ملا تو آپ نے کہا کہ رانا صاحب خوبیوں کا مجموعہ تھے۔ مثلاً محبت، ایثار، شفقت، خوش اخلاقی، ذہانت، ہمدردی، غریب پروری، مسکراہٹ، متانت، زندہ دلی، حق گوئی، مزاح دینداری کی بہترین مثال تھے۔ آپ کے کزن چچازاد بھائی رانا ظفر اللہ نے کہا کہ مجھے آپ کی ایک عادت بہت اچھی لگتی تھی۔ آپ جو کام شروع کرتے اس کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر ہی دم لیتے تھے اور آپ یہی سبق ہم خدام کو دیتے تھے۔ آپ قائد علاقہ خدام الاحمدیہ، قائد ضلع اور ناظم انصار اللہ ضلع رہے ہیں۔ ان ذمہ داریوں کو آپ نے بہت عمدگی سے سنبھالا۔ ہمیشہ حسن کارکردگی کی سندات حاصل ہوئیں۔ کچھ عرصہ پہلے آپ کا ضلع تیسری پوزیشن پر آیا تو رسالہ انصار اللہ میں انعامات لیتے ہوئے آپ کی تصویر اور نام شامل تھا۔ پہلی دس پوزیشن میں سے آپ کے دور میں کوئی نہ کوئی پوزیشن ضرور ہوتی تھی۔

آپ کی نماز جنازہ 28 نومبر 2009ء بروز ہفتہ عید کے دن بعد از نماز ظہر بیت المبارک میں پڑھائی گئی جس میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی جس کے بعد قبرستان عام میں امانتاً تدفین ہوئی۔

آپ نے اپنی یادگار ایک بیوہ، ایک بیٹا اسامہ جو کہ وقف نو کی مبارک تحریک شامل ہے اور 2 بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو۔ ان کو اپنے عظیم والد کی خوبیوں کو اپنانے کی توفیق دے۔ آمین

عزت والا اجر

غریب اور مستحق دل کے مریضوں کی مالی معاونت کے لئے ''نادار مریضان'' کے نام سے ایک مد قائم ہے۔ احباب جماعت اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کون ہے جو اللہ کو قرضہ حسنہ دے پس وہ اسے اس کے لئے بڑھا دے اور اس کے لئے ایک بڑی عزت والا اجر بھی ہے۔ (الحدید: 12)

ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع: ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ قیمت 5 روپے

مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب

آپ سے میرا ذاتی تعلق غالباً 1975ء کے جلسہ سالانہ کے ایام میں ہوا جب خاکسار جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے لاہور سے ربوہ آیا ہوا تھا۔

خلافت لائبریری میں تاریخ احمدیت کے موجودہ دفتر میں ایک شام آپ سے پہلی ملاقات کے لئے حاضر ہوا اور 1974ء میں قومی اسمبلی کی کارروائی پر چند تاریخی باتیں سننے کی توفیق ملی۔ اس وقت خاکسار نے اپنی ایک ڈائری میں اپنی عقل اور سمجھ کے مطابق کچھ باتیں نوٹ کی تھیں۔

پھر عرصہ بعد جب محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ نے MTA کے لئے پروگرام ریکارڈ کرائے تو میں نے اپنی ڈائری کھول کر دیکھا تو آپ کا جواب وہی تھا جو ڈائری میں لکھا ہوا تھا۔

آپ کا حافظہ بلا کا حافظہ تھا۔ آپ اپنے ملنے والوں کو پہلی ہی نظر میں پہچان لیتے تھے۔

ایک دفعہ میری ڈیوٹی بطور واقف عارضی شعبہ تاریخ احمدیت میں لگی۔ خاکسار چٹھی لے کر مولانا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے اٹھ کر خاکسار کا استقبال کیا اور بیٹھنے کا ارشاد فرمایا۔ خاکسار نے نظارت اصلاح وارشاد و تعلیم القرآن و وقف عارضی کی چٹھی آپ کی خدمت میں پیش کر دی فرمانے لگے کہ آپ تو ہمارے لئے فرشتہ بن کر آئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کے خطوط جو الحکم اور البدر میں چھپے ہیں ان کی ایک فہرست بنانی درکار ہے۔ آپ نے مجھے اس فہرست کے تیار کرنے کا طریقہ کار بتایا اور تفصیل سمجھائی خاکسار نے اسی وقت آپ کے حکم کی تعمیل کی اور کام شروع کر دیا۔ بعض اوقات کام کرتے ہوئے آپ اپنی جلالی آواز میں رانا صاحب کی آواز سے یاد فرماتے خاکسار حاضر خدمت ہو جاتا۔ تو آپ لائبریری سے کوئی کتاب لانے یا کسی کتاب سے حوالہ ڈھونڈنے کا ارشاد فرماتے خاکسار نے دو دفعہ آپ کے زیر سایہ وقف عارضی کی توفیق پائی اور جب بعد میں آپ سے ملاقات ہوتی تو اس وقت کو ضرور یاد رکھتے تھے۔ پھر گاہے بگاہے آپ سے ملاقات ہوتی رہی۔ آپ کی ایک خوبی یہ بھی تھی کہ آپ اپنی ذاتی ڈاک کا فوری جواب ارسال کرتے تھے۔ آپ نے دفتر میں اپنی ذاتی ڈاک کے استعمال کے لئے لفافے اور کاغذ مع ضروری سٹیشنری وغیرہ علیحدہ رکھی ہوتی تھی۔

ایک روز دس یا ساڑھے دس بجے کا وقت ہوگا کہ دفتر P.S ربوہ کی طرف سے پیغام ملا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے یاد فرمایا ہے۔ خاکسار اس وقت آپ کے دفتر میں حاضر تھا پیغام سنتے ہی آپ فوراً اٹھے اور کہنے لگے کہ رانا صاحب باقی کام بعد میں اب دربار خلافت سے بلاوا آ گیا ہے۔ چلتے چلتے جلدی جلدی اچکن پہنتے پگڑی اور سوٹی ہاتھ میں اور سائیکل پر سوار ہو کر دربار خلافت میں حاضر ہو جاتے۔

پھر حضور انور کو جب بھی خط لکھتے تو آخر پر حضور انور کا ادنیٰ خادم خاکپائے ناصر ضرور لکھتے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے بارہ میں سنا تھا اور پڑھا بھی تھا کہ حضرت مسیح موعود کا بلاوا آتا تو آپ جوتی گھسیٹتے ہوئے اور پگڑی چلتے چلتے باندھتے یہی نظارہ خاکسار نے حضرت مولوی دوست محمد شاہد صاحب میں دیکھا۔

پھر ایک اور نظارہ خاکسار نے 1982ء میں دیکھا بیت المبارک کے باہر گراسی پلاٹ میں خیمے لگے ہوئے تھے اور خلافت رابعہ کا انتخاب ہو رہا تھا آپ باہر پلاٹ میں بیٹھے ہوئے تھے اور سر جھکائے زیر لب دعاؤں میں مصروف تھے۔ جب لاؤڈ سپیکر پر خلیفۃ المسیح الرابع کے انتخاب کا اعلان ہوا تو مولانا اعلان سنتے ہی سجدہ ریز ہو گئے اور کافی دیر سجدہ میں پڑے رہے۔

مئی 2004ء کی بات ہے خاکسار لاہور گیا ہوا تھا۔ دارالذکر میں ایک لکڑی کا بکس تھا جس میں احباب گھروں میں موجود زائد کتب رسالہ جات وغیرہ تلف کرنے کی غرض سے اس بکس میں چھوڑ جاتے ہیں۔ خاکسار اس میں سے اپنی ضرورت کے مطابق کوئی رسالہ یا کتاب لے آتا تھا۔

ایک دفعہ اس میں سے برمنگھم کے ایک قانون دان کا سپریم کورٹ کے فیصلہ پر تبصرہ خاکسار کو ملا میں نے وہ تبصرہ دوسرے دن ایک لفافہ میں بند کر کے ایک خط کے ذریعہ حضرت مولانا کی خدمت میں ارسال کر دیا۔

آپ نے شکریہ کا خط ارسال کرتے ہوئے لکھا کہ آپ کے مرسلہ بیش قیمت لٹریچر کا شکریہ لفظوں میں ادا نہیں ہو سکتا ''تیرے اس لطف کی اللہ ہی جزاء دے ساقی'' حیرت انگیز بات ہے کہ ان دنوں شعبہ تاریخ 1993ء کے حالات سلسلہ ترتیب دے رہا ہے۔ اس ضمن میں برمنگھم کے ایک قانون دان کا سپریم کورٹ کے فیصلہ پر تبصرہ معجزانہ طور پر تصرف الٰہی سے آپ نے بھجوایا جو شامل مسودہ ہوگا۔ انشاء اللہ

سلسلہ سے محبت کا یہ عالم تھا کہ خاکسار کو تین چار بار آپ کے ہمراہ لاہور جانے کا موقعہ ملا۔ خاکسار کو آپ کی بیٹی کے گھر کا علم تھا پچھلی سیٹ پر تشریف فرما تھے آگے چوک آنے لگا تو میں نے کہا کہ مولوی صاحب فلاں کا گھر آنے والا ہے وہاں سے تو نہیں جانا تو آپ نے نہایت جوشیلی آواز میں فرمایا کہ رانا صاحب میں جماعتی دورہ پر ہوں۔ اس لئے کسی رشتہ دار کے گھر نہیں جانا۔

راستے میں آپ مختلف قسم کے واقعات سنا کر سفر کی تکلیف دور کرنے کی کوشش کرتے تھے ایک اور سفر کے دوران آپ منصورہ میں جماعت اسلامی کے ہیڈ کوارٹر میں موجود کتب خانہ میں تشریف لے گئے آپ بے دھڑک وہاں چلے گئے خاکسار گاڑی پارک کر کے آپ کے ساتھ ہو لیا آپ نے اندر داخل ہوتے ہی بڑی جلالی بلند آواز سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا تحفہ پیش کیا۔ کاؤنٹر پر موجود تمام افراد سے فرداً فرداً ہاتھ ملایا اور بعض کتب کے بارہ میں دریافت فرمایا اور پھر کتب خانہ دیکھنے لگ گئے ایک گھنٹہ سے زائد وقت آپ کتابوں کی ورق گردانی کرتے رہے آپ نے چند کتب خریدیں بل ادا کرنے کے بعد کاؤنٹر پر موجود ان کے انچارج کو اپنا بھرپور تعارف کرایا اور مولانا مودودی صاحب سے اپنی ملاقات کا ذکر کیا اور ربوہ سے آنے کا بتایا اور جلالی رنگ میں ان سے پھر مصافحہ کیا اور پھر وہاں سے آ کر گاڑی میں بیٹھ گئے۔

فرمانے لگے کہ ہم نے تو ہر حال میں دعوت الی اللہ کرنی ہے۔ ان کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ اس طرح لاہور میں ملتان روڈ پر واقع اہل تشیع کے کتب خانہ میں تشریف لے گئے جس کو ڈھونڈنے میں کافی دیر لگ گئی۔ مگر آپ نہایت صبر سے گاڑی میں تشریف فرما رہے اور کسی قسم کی بے چینی یا گھبراہٹ کا اظہار نہ کیا۔

ایک سفر کے دوران خاکسار بڑی گاڑی مرسڈیز بینز ویگن میں آپ کے ہمراہ لاہور سے ربوہ آ رہا تھا آپ نے اپنے ساتھ دو عدد بڑے بڑے بیگز رکھے ہوئے تھے فرمانے لگے اللہ تعالیٰ کی ہماری جماعت پر اب کتنی بڑی عنایات ہیں اس عاجز خادم کو لاہور سے جانے اور لانے کے لئے مرسڈیز گاڑی اور وہ بھی ایئرکنڈیشنڈ اللہ تعالیٰ کے انعاموں میں ایک انعام ہے اور ایک وہ وقت تھا دو بزرگوں کا نام لیا جن میں سے گیانی واحد حسین صاحب مرحوم تھے کے ہمراہ ڈی جی خان جانا تھا اور تین بڑے بڑے بکس کتابوں کے ہمارے پاس تھے جو ہم نے اٹھا رکھے تھے اور آج یہ حالت ہے کہ ان دو بیگز میں تقریباً ایک ہزار سے زائد حوالے موجود ہیں میں لے کر جا رہا ہوں۔ ٹبہ پولیس چیک پوسٹ کے ذرا آگے ربوہ کی طرف ایک موٹر سائیکل سوار ہماری گاڑی سے آگے آگے جا رہا تھا اس نے سائیڈ سٹینڈ نہیں اٹھایا ہوا تھا کہ اچانک وہ اس کی وجہ سے گر پڑا مولانا کی نظر اس پر پڑی تو بڑے زور سے کہا اللہ فضل کرے۔ رانا صاحب گاڑی روکیں اور ان صاحب کا پتہ کریں۔ جب میں نے گاڑی روکی تو آپ بھی گاڑی سے اتر کر پہنچے اس کے پاس آئے اور اس کا حال دریافت کیا اور فرمانے لگے کہ کوئی فرسٹ ایڈ وغیرہ کی دوائی گاڑی میں ہے تو میں نے کہا کہ ہومیو پیتھک کی دوائی کا ایک ڈبہ موجود ہے وہ لانے کو کہا اور اس میں سے اسے دوائی دی نیز فرمانے لگے ہماری کسی مدد کی ضرورت تو نہیں اس نے کہا کہ کوئی خاص چوٹ تو نہیں لگی تو فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا ہے۔ جب تک وہ موٹر سائیکل سوار وہاں سے چلا نہیں گیا وہاں موجود رہے۔

آپ کو مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ بہت جلد مطالعہ کر لیتے اور مطلب کی بات نکال لیتے تھے خاکسار نے دو دفعہ آپ کے ہمراہ جا کر آپ کی لائبریری کو دیکھا بڑی محبت سے آپ نے لائبریری دکھائی۔

جب خاکسار آپ کے ساتھ دفتر میں وقف عارضی پر تھا تو آپ وقت کی پابندی اور خلافت سے ذاتی تعلق بڑھانے پر بہت زور دیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ جو لمحہ گزر گیا وہ کسی قیمت پر واپس نہیں آ سکتا۔

جلسہ سالانہ قادیان 2005ء میں آپ تشریف لے گئے۔ تو وہاں کئی بار آپ سے ملاقات ہوتی رہتی تھی پھر دیار حبیب میں آپ کا گھومنا پھرنا اور پرانی یادیں تازہ کرنا کیسا اچھا لگ رہا تھا۔

خاکسار کی اہلیہ بھی ساتھ تھیں واپسی پر ان کی طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب نے ان کو گاڑی میں جگہ دی اور بارڈر تک لائے خاکسار سامان کے ساتھ تھا۔ بارڈر پر مولانا صاحب نے بہت دعاؤں سے نوازا۔ خاکسار نے شکریہ ادا کیا تو فرمانے لگے کہ رانا صاحب کیا بات کرتے ہیں ہم تو سلسلہ کے خادم ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سلسلہ کے اس بے لوث خادم سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور اپنے پیارے کے قدموں میں جگہ دے اپنے پیاروں میں ان کا شمار کرے اور ان کے لکھے ہوئے میں برکت ڈالے اور آئندہ نسلیں اس سے کماحقہ متمتع ہوں۔

بقیہ صفحہ 6

تھا۔ آپ کے تین بیٹے مکرم حکیم محمد شفیع صاحب، میاں محمد نذیر صاحب اور میاں محمد شریف صاحب آپ کے پاس آپ کے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ تیز بخار کی وجہ سے کمزوری بہت تھی مگر پوری طرح ہوش میں تھے۔ باتیں کرتے کرتے اچانک رک گئے اور بیٹوں کو مخاطب کر کے کہنے لگے ایک طرف ہو جائیں۔ راستہ دے دیں حضرت اقدس مسیح موعود تشریف لائے ہیں۔ آپ کا چہرہ یکدم خوشی سے چمک اٹھا۔ آپ چند لمحے ہونٹ ہلاتے رہے جیسے حضور سے باتیں کر رہے ہیں۔ کچھ دیر کے بعد یکدم خاموش ہو گئے اور آنکھیں بند کر لیں اور آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی اور آپ ابدی نیند سو گئے۔

آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور کندھا بھی دیا۔ اس موقع پر حضور پُرنور کی خدمت میں جب بروفات حضرت اقدس کی آمد کا بتایا گیا تو آپ نے فرمایا کہ آپ کے والد صاحب بہت ہی خوش نصیب ہیں حضرت مسیح موعود کا بابرکت وجود جن کے استقبال کے لئے خود آیا۔

مکرم پروفیسر راجا نصراللہ خان صاحب

تاریخی شہر لاہور کے ماضی کی ایک جھلک

شیزان باوقار اور خوش ذائقہ کھانوں کا مرکز

لاہور کا تاریخی شہر دو تین وجوہات کی وجہ سے بہت مشہور رہا ہے ایک اپنے خوبصورت باغات اور دوسرے اپنے تعلیمی ماحول اور معیاری تعلیمی اداروں کی وجہ سے۔ اس کے علاوہ لاہور کی شہرت کی ایک وجہ اس کی اعلیٰ درجہ اور خوش ذائقہ کھانوں کے ریسٹورنٹ اور طعام گاہیں بھی ہیں۔ ماضی میں اپنے صاف ستھرے ماحول اور نفیس کھانوں کی وجہ سے مال روڈ لاہور کا شیزان بھی ایک معیاری اور نفیس ریسٹورنٹ تھا جس کا اعلیٰ ذوق رکھنے والے اہل قلم آج بھی تذکرہ کرتے ہیں۔ دراصل مال روڈ پر ایک شیزان Oriental تھا (دیال سنگھ مینشن میں) اور دوسرا شیزان Continental جو مال روڈ پر بیڈن روڈ والی نکڑ پر موجود تھا۔ آیئے مختلف باذوق اہل قلم کی تحریروں سے ان کا کچھ حال پڑھتے ہیں:۔

صحافی حسن شکوہ شیزان کے متعلق اپنے مضمون مطبوعہ ’’دی نیوز‘‘ (انگریزی) مورخہ 8 فروری 1998ء میں تحریر کرتے ہیں۔

’’مال روڈ سے ذرا اتر کر بیڈن روڈ کی نکڑ پر واقع شیزان کو لاہور کا ہائیڈ پارک تصور کیا جاتا تھا۔ یہ شہر کے دانشوروں کی آماجگاہ تھی۔ یہ نفیس ترین جگہ تھی جہاں گھنٹوں بیٹھ کر اچھی اور سستی چائے پی جا سکتی تھی اور پھر بھی طلب باقی رہتی تھی۔

مدت ہوئی یہ شیزان کانٹینینٹل ریسٹورنٹ مفقود ہو چکا ہے۔ 1970ء کی دہائی تک یہ خوب جوبن پر تھا۔ لیکن جب احمدیوں کے خلاف تحریک کے دوران شیزان کو آگ لگانے اور لوٹ کھسوٹ کی دھمکیاں ملیں تو اس وقت کے مالک چوہدری شاہنواز احمدی آخر اس سے الگ ہو گئے اور اپنی توجہ لندن اور نیویارک میں اپنے کاروبار پر مرکوز کر دی جو انہوں نے 1968ء میں قائم کیا تھا۔ انہوں نے کچھ عرصہ تک (پاکستان میں) شیزان بیکریز کو اپنے پاس رکھا لیکن بعد میں انہیں بھی فروخت کر دیا۔ یہ بیکریاں ڈین ٹورز نے خرید لیں جنہوں نے مال روڈ پر دیال سنگھ مینشن میں واقع شیزان اورینٹل (قائم شدہ 1959ء) بھی خرید لیا۔

جو لوگ ایام رفتہ میں اکثر شیزان کانٹینینٹل پر جاتے رہے ہیں وہ اب بھی اس کی اداس یادیں بسائے ہوئے ہیں۔ ان میں کئی لوگ جو اب ادھیڑ عمر کو پہنچ چکے ہیں بعض دفعہ جم خانہ میں بیٹھے پرانی یادیں تازہ کرتے ہیں ان میں ایک گورنمنٹ کالج کے شعبہ تاریخ کے سابق سربراہ ڈاکٹر فرحت محمود ہیں۔ جو 1955ء اور 1960ء کے درمیان گورنمنٹ کالج میں ایم۔اے کے طالب علم تھے۔ غائب شدہ شیزان کی یادیں تازہ کرتے ہوئے وہ بتاتے ہیں کہ اسے کس قدر عمدگی سے چلایا جاتا تھا۔ ان کا کہنا ہے کہ ’’اس کی صفائی ماکولات و مشروبات اور خدمت کا معیار بہت اعلیٰ تھا۔ ہر ایک چیز کمال کی تھی۔‘‘

یہ لاہور میں واحد ریسٹورنٹ تھا جس میں گاہکوں کو کچن کے اندر جانے اور براہ راست آرڈر دینے یا کسی بھی کھانے سے متعلق معلومات حاصل کرنے کی آزادی تھی۔ ڈاکٹر فرحت محمود کہتے ہیں کہ یہاں پر قدرتی خاندانی ماحول محسوس ہوتا تھا اور ہر کوئی راحت و فرحت محسوس کرتا تھا۔ چائے کی قیمت نہایت مناسب تھی۔ صرف دس آنے فی کپ۔ لوگ جب تک چاہتے چائے پیتے اور گپ شپ کرتے رہتے تھے اور کبھی کوئی شکایت پیدا نہیں ہوتی تھی۔ کبھی بھی نہیں!‘‘

شیزان کانٹینینٹل کی کراچی۔ ملتان اور راولپنڈی میں بھی شاخیں تھیں اور ہر اتوار کے روز ان میں خوب گہما گہمی رہتی تھی۔ باقاعدگی سے شیزان میں جانے والے حضرات جب ان شہروں کا سفر کرتے تو وہاں شیزان کانٹینینٹل میں جا کر چائے پینا یا کھانا کھانا ضروری خیال کرتے تھے۔

ڈاکٹر فرحت اپنی یادیں تازہ کرتے ہوئے کہتے ہیں: ’’دکھ کی بات یہ ہے کہ اب مال روڈ پر کوئی ایسی جگہ نہیں ہے۔ ہم شیزان ریسٹورنٹ میں ہر طرح کے موضوع پر بات چیت کیا کرتے تھے۔ گپ شپ اور علمی و دانشورانہ معاملات سے لے کر سیاست تک‘‘۔

کچھ ایسے بحث مباحثے بھی ہوتے تھے جو شیزان کانٹینینٹل سے شروع ہو کر اخباری کالموں تک پہنچ جاتے تھے۔ ڈاکٹر فرحت بیان کرتے ہیں کہ 1960ء کی دہائی میں اخبارات کی زینت بننے والی یہ بحث کہ کیا CSP (اب C.S.S مترجم) آفیسرز واقعی ذہین و فطین ہوتے ہیں کہ نہیں دراصل شیزان ریسٹورنٹ میں شروع ہونے والے تبادلۂ خیالات سے آگے چلی تھی۔

جانے پہچانے صحافی عبدالقادر حسن اپنی یادیں تازہ کرتے ہیں کہ کس طرح طلبہ اور مسلم لیگی اراکین شیزان میں ہجوم در ہجوم آتے تھے۔ گورنمنٹ کالج فاطمہ جناح میڈیکل کالج اور کئی دوسرے کالجوں کے طلبہ باقاعدگی سے آتے اور رات آٹھ بجے سے ذرا پہلے تک وہیں مجلسیں جماتے۔ بہر حال آٹھ بجے انہیں اپنے اپنے Hostles میں پہنچنا ہوتا تھا۔

مال روڈ پر ریگل چوک اور چیئرنگ کراس کے درمیان حتیٰ کہ انارکلی تک چہل قدمی کرنے والوں کا سر شام چائے کا وقت ہو جاتا تھا اور بھلا چائے کے لئے شیزان کانٹینینٹل سے بہتر کون سی جگہ تھی؟ اگرچہ لارڈ کسینو۔ پاک ٹی ہاؤس اور انڈس ٹھیک ٹھاک مقابلے پر تھے لیکن شیزان سے ان سے بڑھ کر نمایاں تھا کیونکہ مختلف طبقات کے شرفاء ادھر کھنچے چلے آتے تھے اور سروس سب سے اعلیٰ تھی۔

شیزان کے پرانے گاہک ارمان بھری یادیں تازہ کرتے رہتے ہیں۔ یہ سب حضرات شیزان کانٹینینٹل اور شیزان اورینٹل سے متعلق اپنے دوستانہ اور مجلسی تجربات کے بارہ میں ایک جیسی رائے رکھتے ہیں۔ بہت سے اس بات کے مشتاق ہیں کہ شیزان کا تخیل و انداز پھر سے زندہ ہو جائے۔ ڈاکٹر فرحت کہتے ہیں۔ ’’ہم گزرے ہوئے لمحات کی خاطر پھر سے وہاں جانا پسند کریں گے۔‘‘

(اقتباسات از مضمون مطبوعہ ’دی نیوز‘ انگریزی مورخہ 8 فروری 1998ء ص 40)

معروف صحافی اور کالم نگار اے حمید زندگی بھر کے تجربات اور مشاہدات مختلف مضامین کی شکل میں بیان کرتے رہتے ہیں۔ اس وقت ’’لاہور کے گمشدہ منظر‘‘ کے موضوع پر ان کے تین مضامین ہمارے سامنے موجود ہیں۔

آیئے ان سے کچھ اقتباسات پڑھتے ہیں۔

مضمون مطبوعہ ’’نوائے وقت سنڈے میگزین‘‘ (18-4-2004) کا آغاز کرتے ہوئے جناب اے حمید رقمطراز ہیں۔

’’قیام پاکستان سے لے کر اب تک ایک طویل عرصہ گزر چکا ہے۔ اس لمبے عرصے میں لاہور شہر کی شکل کافی حد تک بدل چکی ہے۔ 1947ء کے منظر تبدیل ہو گئے ہیں.......... مثال کے طور پر شاہراہ قائداعظم (دی مال) کے ریگل چوک کو ہی لے لیں۔ چوک میں جہاں بیڈن روڈ آ کر ختم ہوتی ہے۔ وہاں سے بائیں جانب مڑیں تو سب سے پہلے کونے والی دکان لاہور کے مشہور فوٹو گرافر بھٹی فوٹو گرافر کی تھی۔ پورٹریٹ بنانے میں بھٹی صاحب کا جواب نہیں تھا۔‘‘

آگے چل کر لکھتے ہیں: ’’شیزان ریسٹورنٹ (کانٹینینٹل۔ ناقل) بھٹی فوٹو گرافر کے بالکل ساتھ ہوتا تھا یہ بڑا بیوروکریٹ قسم کا ریسٹورنٹ تھا۔ یہاں زیادہ تر ارسٹوکریٹ قسم کے سیاسی لیڈر اور سیاسی دانشور آ کر بیٹھا کرتے تھے۔ فضاء میں برٹش کافی اور قیمتی سگاروں کی خوشبو پھیلی رہتی تھی۔ باہر اور اندرون شہر کا آدمی داخل ہوتے ہوئے جھجکتا تھا۔ اسی سہ منزلہ پرانی مگر بڑی مضبوط بلڈنگ میں شیزان اور باٹا کی دکان سے آگے بھی کچھ دکانیں تھیں وہ کس چیز کی دکانیں تھیں یہ مجھے اب یاد نہیں رہا۔‘‘

(از مضمون مطبوعہ ’’نوائے وقت سنڈے میگزین‘‘ مورخہ 18/اپریل 2004ء ص 14 کالم نمبر 1)

پھر اپنے دوسرے مضمون کو مطبوعہ ’’نوائے وقت سنڈے میگزین‘‘ (5-10-2009) میں اے حمید لکھتے ہیں۔

’’پاکستان بن جانے کے بعد لاہور میں کافی ہاؤس اور پاک ٹی ہاؤس وجود میں آ چکے تھے اور یہ دو ریستوران ادیبوں، صحافیوں اور دانشوروں کے نئے ٹھکانے بن گئے تھے۔ لاہور کو شروع ہی سے ادبی اور ثقافتی اعتبار سے تاریخی حیثیت حاصل رہی تھی .... مال روڈ پر بھٹی فوٹو گرافر کے ساتھ والے شیزان ریستوران کی بیکری خاص طور پر لیمن ٹاٹ (TART۔ ناقل) چکن سینڈوچز اور فروٹ کیک کی بڑی شہرت تھی۔‘‘

(از مضمون مطبوعہ ’’نوائے وقت سنڈے میگزین‘‘ مورخہ 5/اکتوبر 2008ء ص 16 کالم نمبر 5)

اپنے ایک اور مضمون مطبوعہ نوائے وقت سنڈے میگزین (5-4-2009) میں شیزان کانٹینینٹل کی مزید خصوصیات بیان کرتے ہیں:۔

’’بیڈن روڈ والی نکڑ پر شیزان ریستوران تھا۔ یہاں لاہور کے مشہور وکلاء اور بزرگ سیاست دان آ کر بیٹھتے تھے۔ اس ریستوران کی فضاء ایک خاص قسم کی انگلش ارسٹوکریسی کی فضا تھی۔ اندر داخل ہوں تو ادھر ادھر بیٹھے ہوئے خوش لباس چمکیلے چہروں والے لوگ دھیمی آواز میں گفتگو کرتے نظر آتے تھے۔‘‘

(از مضمون مطبوعہ نوائے وقت سنڈے میگزین مورخہ 5/اپریل 2009ء ص 19 کالم نمبر 2)

صحافی رؤف ظفر لاہور کے گمشدہ معیاری چائے خانوں سے متعلق اپنے فیچر ’’کہاں چلے گئے موسم وہ چاہتوں والے‘‘ کے کالم نمبر 4 میں لکھتے ہیں:

’’عرصہ دراز تک اہل قلم کو اپنی آغوش میں پناہ دینے کے بعد 2000ء میں جب ٹی ہاؤس کے مالک نے اسے بند کرنے کا اعلان کیا تو ادبی حلقوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی اور اہل قلم نے باقاعدہ اس فیصلے کی مزاحمت کرنے کا اعلان کر دیا‘‘۔ صاحب مضمون آگے چل کر لکھتے ہیں۔ ’’ٹی ہاؤس کی ابتدائی بندش کے دوران ہی لاہور میں چوپال اور شیزان، ادیبوں کی بیٹھک کا کام دینے لگے تھے۔ مال روڈ پر واقع شیزان بھی کئی دہائیوں سے ادبی و ثقافتی تقریب کا مرکز چلا آ رہا تھا لیکن 2006ء کے ہنگاموں میں اسے نذر آتش کر دیا گیا۔ اب اس کی یادیں باقی رہ گئی ہیں۔

(جنگ سنڈے میگزین مورخہ 25 جنوری 2009ء ص 6 کالم نمبر 5)

(نوٹ:۔ بغض و تعصب اندھا ہوتا ہے متذکرہ بالا شیزان اورینٹل کے احمدی مالک اسے 2006ء سے بہت پہلے فروخت کر چکے تھے۔ ناقل)

معروف صحافی خالد یزدانی اپنے مضمون مطبوعہ ’’نوائے وقت سنڈے میگزین‘‘ 23-8-2009 کے آغاز میں لکھتے ہیں:

’’لاہور ہر دور میں علمی و ادبی و ثقافتی سرگرمیوں کا

مرکز رہا ہے ادبی معرکوں کے ساتھ ساتھ عظیم الشان مشاعرے بھی زندہ دلان لاہور کی پہچان ہوا کرتے تھے............میں جن دنوں کا ذکر کر رہا ہوں وہ بھٹو دور حکومت تھا۔ ''ادارہ ادب لاہور'' کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان مشاعرے کا اعلان ہوا اس مشاعرے کی صدارت حضرت احسان دانش نے کی اور اس وقت کے وزیر مملکت برائے امور کشمیر سردار عبدالعلیم صاحب اس محفل مشاعرہ کے مہمان خصوصی تھے۔ ادارہ ادب کے زیر اہتمام ٹاؤن ہال میں منعقد ہونے والے اس مشاعرے کی نظامت ڈاکٹر عبدالرشید تبسم کر رہے تھے۔ اس مشاعرے کی خاص بات یہ تھی کہ اس میں تقریباً سو کے قریب شعراء کرام نے اپنا کلام سنایا تھا اور کئی شعراء کو زیادہ رات ہونے کی وجہ سے سٹیج پر نہ بلایا جاسکا''۔

متذکرہ بالا مضمون کے کالم نمبر 2 میں صاحب مضمون تحریر کرتے ہیں۔

''لاہور میں مختلف مقامات پر یعنی نگینہ بیکری، انار کلی، چائنیز سینچ ہوم، پاک ٹی ہاؤس کے ساتھ شیزان میں اہل قلم اکثر مل بیٹھتے تھے اور حلقہ ارباب ذوق کے ادبی ہفتہ وار اجلاس بھی ہوتے تھے۔''

(از مضمون مطبوعہ وقت سنڈے میگزین مورخہ 23 راگست 2009ء ص21)

قارئین کرام! آپ نے ''شیزان'' ریسٹورنٹ (اورینٹل اور کانٹینینٹل) کے اعلیٰ معیاری مثالی کچن مزیدار اور لذیذ اشیائے خورونوش اور لاجواب سروس کے متعلق متعدد اہل ذوق قلم کے حوالے پڑھ لئے ہیں جن سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ شیزان اپنے زمانے کا ایک نہایت ہی نفیس اور وضعدار قسم کا ریسٹورنٹ تھا۔ دراصل شیزان کے احمدی مالک مکرم چوہدری شاہ نواز صاحب نے جماعت احمدیہ کے دوسرے امام حضرت مصلح موعود کی قیمتی نصائح پر عمل کر دکھایا جو حضور ہر شعبہ میں جماعت کی اعلیٰ تربیت اور راہنمائی کے لئے وقتاً فوقتاً جماعت کے گوش گزار فرماتے رہتے تھے۔ اس امر کو واضح کرنے کے لئے حضرت مصلح موعود کے دو تین خطابات سے متعلقہ حصے درج کئے جاتے ہیں۔

(الف) حضرت مصلح موعود نے خطبہ جمعہ فرمودہ 16 فروری 1945ء میں تاجر حضرات کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

''بددیانت آدمی اپنا روپیہ نہیں کھاتا، دوسروں کا کھاتا ہے۔ اپنی بدنامی نہیں کرتا بلکہ ساری قوم کی بدنامی کا موجب ہوتا ہے۔ پس قومی ترقیات تمام کی تمام دیانت اور سچائی کے ساتھ وابستہ ہیں اور جس قوم میں یہ دونوں چیزیں پائی نہیں جاتیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی.......... جو دکاندار دیانتدار ہوگا اس پر لوگ اعتبار کریں گے اور بغیر کسی فکر اور ہچکچاہٹ کے اس کو آرڈر دے آئیں گے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ کبھی ناقص چیز نہیں دے گا۔ پس قومی ترقی امانت اور دیانت کی شہرت کے ساتھ ہوتی ہے، اگر تمام احمدی دیانتدار ہوں گے تو جہاں بھی کوئی احمدی دکاندار ہوگا لوگ اس کے پاس جائیں گے کہ اس سے سودا اچھا ملتا ہے۔'' (مشعل راہ جلد اول ص406)

(ب) حضور نے چیزوں کے معیاری ہونے کی تلقین فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''یورپین قوم میں ان باتوں میں نہایت دیانت دار ہوتی ہیں۔ ان کی چیز اگر خراب ہو جائے تو وہ اسے فوراً پھینک دیں گے لیکن ہمارے ملک کے تاجران اس کو پھینکتے نہیں بلکہ سستے داموں بیچنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ ہر چیز کا ایک سٹینڈرڈ (Standard) ہونا چاہئے اور کوشش کرنی چاہئے کہ اس معیار سے چیز نہ گرے اور اگر گرے تو اس کو بیچا نہ جائے۔ اگر اس کو ملحوظ نہ رکھا جائے تو کوئی کارخانہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔''

(انوار العلوم جلد 18 ص 226/227)

(ج) کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی

''ہمارے نوجوان اگر اعلیٰ قابلیتیں پیدا کرلیں تو دنیا کے اعداد و شمار ہمارے راستے میں روک نہیں بن سکتے کیونکہ لوگ جب یہ دیکھیں گے کہ دنیا کا سب سے بڑا سائنسدان بھی احمدی ہے، دنیا کا سب سے بڑا محقق بھی احمدی ہے، دنیا کا سب سے بڑا مولوی بھی احمدی ہے، دنیا کا سب سے بڑا انجینئر بھی احمدی ہے، دنیا کا سب سے بڑا ڈاکٹر بھی احمدی ہے، دنیا کا سب سے بڑا بیرسٹر بھی احمدی ہے، دنیا کا سب سے بڑا صناع بھی احمدی ہے تو وہ احمدیت کی طرف توجہ کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر احمدی کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ چوٹی کا آدمی بنے۔ فارسی کا ایک مقولہ ہے ''کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی........... پس ہمارے نوجوانوں کو زندگیاں سدھارنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اپنی نگاہوں کو اونچا کرنا چاہئے اور یہ عزم کر لینا چاہئے کہ میں نے فلاں فن میں چوٹی کا آدمی بننا ہے یا اسی کوشش میں فنا ہو جانا ہے۔''

(مشعل راہ، جلد اول ص464)

حضرت مصلح موعود کی ایک خوبصورت اور سبق آموز نظم کے چند اشعار:

میں اپنے پیاروں کی نسبت
ہرگز نہ کروں گا پسند کبھی
وہ چھوٹے درجہ پر راضی ہوں
اور اُن کی نگاہ رہے نیچی
ہے خواہش میری اُلفت کی
تو اپنی نگاہیں اونچی کر
تُو ایک ہو ساری دُنیا میں
کوئی ساجھی اور شریک نہ ہو
تُو سب دنیا کو دے لیکن
خود تیرے ہاتھ میں بھیک نہ ہو

مکرم آغا یحییٰ خان صاحب

گوتھن برگ سویڈن میں کتب کا عالمی میلہ

سویڈن کے دوسرے بڑے شہر گوتھن برگ میں ہر سال چار روزہ کتابوں کی ایک بہت بڑی نمائش لگتی ہے۔ جماعت احمدیہ سویڈن کو گزشتہ کئی سالوں سے اس نمائش میں جماعتی سٹال لگانے کی توفیق مل رہی ہے۔ اس نمائش کو وزٹ کرنے والوں کی تعداد اندازاً ایک لاکھ سے زائد ہے۔ نمائش کی ٹکٹ کافی مہنگی ہونے کی وجہ سے صرف کتب میں دلچسپی لینے والے پڑھے لکھے لوگ ہی نمائش دیکھنے کے لئے آتے ہیں۔ اس نمائش میں شمولیت کے لئے سٹال کی بکنگ ایک سال قبل کروانا پڑتی ہے۔ امسال جماعت کو بہت ہی باموقع جگہ پر 3/4 میٹر کا سٹال لگانے کی توفیق ملی۔

کتب کا میلہ چونکہ دعوت الی اللہ کے لحاظ سے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ یہاں ایک چھت کے نیچے ہمیں اکٹھے اتنی بڑی تعداد میں لوگ ملتے ہیں اس لئے اس کی تیاری بھرپور طور پر کی جاتی ہے۔

سٹال کیلئے قد آدم مختلف پوسٹرز تیار کئے گئے۔ جن میں دین حق میں عورت کا مقام، جہاد یا دہشت گردی، خلفاء راشدین اور خلفاء احمدیت کا تعارف اور قرآن کی بعض پیشگوئیاں شامل ہیں۔

سٹال پر بعض اہم جماعتی کتب بھی رکھی گئی تھیں جن کے ترجمے سویڈش زبان میں ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ بعض انگلش کتب بھی سٹال پر رکھی گئی تھیں۔

نمائش کے چاروں دن جن خدام اور ناصرات نے ڈیوٹی دی ان کے لئے خصوصی طور پر ٹی شرٹس (T.Shirt) کے آگے اور پیچھے سویڈش زبان میں ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' اور ہماری ویب سائٹ کا ایڈریس پرنٹ کروایا گیا جو سب سویڈش مرد و خواتین نے بہت پسند کیا۔

سٹال پر جماعت کی 2 ڈاکومینٹریز DVD کی صورت میں بھی رکھی گئی تھیں جن میں سے ایک Revival of Faith اور دوسری One Community One Leader تھی اور سٹال پر ایک بڑی LCD سکرین بھی لگائی گئی تھی جس پر چاروں دن یہ ڈاکومینٹریز مسلسل دکھائی جاتی رہیں۔

جماعت سویڈن نے حضور انور ایدہ اللہ کی ہدایت کے عین مطابق جماعتی تعارف پر مشتمل ایک بہت ہی دیدہ زیب فولڈر بھی تیار کیا ہوا ہے۔ نمائش کے موقع پر یہ فولڈر بھی لوگوں میں تقسیم کیا گیا۔ اس کام کے لئے خدام، اطفال اور ناصرات نے بہت محنت سے کام کیا اور 8,000 سے زائد فولڈر اس موقع پر تقسیم کئے۔

فولڈر لینے والوں نے بہت ہی اچھے تاثرات کا اظہار کیا اور بہت دلچسپی دکھائی۔ حضرت مسیح موعود کی تصویر دیکھ کر بھی بعض لوگوں نے جماعت کے بارے میں اور آپ کے بارے میں سوالات کئے۔

سویڈن کی اپوزیشن پارٹی کی سربراہ Mrs. Monasahlin جماعتی سٹال کے سامنے والے سٹال پر آئیں۔ جہاں موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خاکسار نے ان سے ملاقات کی، انہیں جماعت کا تعارف کروایا اور انہیں قرآن مجید کا تحفہ پیش کیا، جسے انہوں نے بہت پسند کیا۔

سٹال پر قرآن مجید کا ترجمہ، اسلامی اصول کی فلاسفی کا سویڈش ترجمہ، Death on the Cross اور Revival of Religion سویڈش ترجمے کے ساتھ کتب کو کافی پسند کیا گیا اور لوگوں نے یہ کتب سٹال سے آکر خریدیں۔

سٹال پر دین حق سے متعلق آسان سوالات پر مشتمل ایک سوالنامہ بھی رکھا گیا تھا۔ جو 350 سے زائد افراد نے سٹال پر آکر پر کیا۔ اس طریق سے ان تمام افراد کے فون نمبرز اور ای میل ایڈریسز ہمارے پاس آگئے ہیں۔ ان افراد سے رابطہ کر کے انہیں احمدیہ بیت الذکر آنے کی دعوت دی جائے گی۔ لوگوں نے بہت دلچسپی سے سٹال پر لگے ہوئے بڑے بڑے پوسٹرز کو پڑھا اور کئی ایک نے اس بارے میں سوالات بھی کئے۔

غیر احمدی احباب نے بھی نمائش کی دوسری منزل پر ایک چھوٹا سا سٹال لگایا ہوا تھا۔ مگر خدا کے فضل سے ہمارے سٹال پر لوگوں کی جو حاضری رہی وہ بہت ہی خوشکن تھی۔ بعض سویڈش لوگوں نے آکر بتایا کہ غیر از جماعت احباب آپ کے فولڈر کو پسند نہیں کرتے جس پر ان کو سمجھایا گیا کہ وہ کیوں نہیں پسند کرتے۔ جسے سن کر وہ بہت محبت اور پیار کا اظہار کرتے۔ اس طرح بھی انہیں دعوت الی اللہ کرنے کا موقع میسر آیا۔

سٹال کی طرف لوگوں کو متوجہ کرنے کے لئے بعض کتب کے ٹائٹل کور کو بڑے سائز میں پرنٹ کروایا گیا اور نمائش میں بعض اطفال ان پرنٹ شدہ ٹائٹلز کو گلے میں ڈال کر پھرتے رہے۔ جس کو دیکھ کر بھی کئی لوگ ہمارے سٹال پر آئے۔

شعبہ MTA نے اس دعوت الی اللہ سٹال کی دستاویزی فلم بھی رپورٹ کی صورت میں تیار کی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس نمائش کے نتیجہ میں ہونے والے رابطوں کو جماعت سویڈن کے لئے بہت مفید بنائے، ان رابطوں کے نتیجہ میں نیک روحوں کو جماعت میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور اس سٹال کے لئے کام کرنے والے تمام کارکنان کو اپنی جناب سے بہت برکات کا وارث بنائے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 30 اکتوبر 2009ء)

مکرم بشیر احمد شاہد صاحب

پیارے دادا جان مکرم میاں عبدالحکیم صاحب

بزرگوارم دادا جان مکرم میاں عبدالحکیم صاحب کے آباؤ اجداد کا مسکن موضع ڈھڈیاں متصل مجیٹھ ضلع امرتسر انڈیا تھا آپ کے والد محترم کا اسم گرامی ''نیک شاہ'' تھا۔ جو اپنی نیک شہرت کے باعث اپنے علاقہ میں بہت قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ لیکن مکرم دادا جان کی جائے پیدائش بمقام بھمہ متصل باٹا پور جلو نزد لاہور تھی۔ آپ کا قد ماشاء اللہ چھ فٹ، رنگ گورا اور سڈول جسم کے مالک تھے۔

احمدیت قبول کرنے سے پہلے آپ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے کلاس فیلو، بہت گہرے دوست بلکہ بقول آپ کے یک جان دو قالب کے مصداق تھے۔ دونوں دوست کبھی ایک لمحہ کے لئے ایک دوسرے کی جدائی برداشت نہ کرتے تھے۔ مگر جب خدا تعالیٰ اپنے نیک فطرت بندوں کو اپنی عنایات سے نوازنا چاہتا ہے تو دلوں کی کایا پلٹ دیتا ہے اور انہیں اندھیروں اور گمراہی سے نکال کر اپنے کسی برگزیدہ کی صحبت نصیب کرکے اس کے دل کو اپنے نور سے منور کر دیتا ہے۔ یہی سلوک خدا تعالیٰ نے پیارے دادا جان سے کیا۔ آپ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی صحبت سے اچانک الگ ہو کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہو گئے اور پھر آخر دم تک اپنے آپ پر فخر کرتے رہے کہ میں احمدی ہوں۔ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ یہ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسا ہوا ورنہ میں تو کبھی سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ مجھے احمدیت نصیب ہو جائے گی۔

ادھر جب آپ کے دیرینہ دوست کو اس بات کا علم ہوا تو یہ بات انہیں بہت ناگوار گزری اور اس حقیقت کو وہ ایک لمحہ کے لئے بھی برداشت کرنے کو تیار نہ تھے۔ لیکن جب مکرم دادا جان نے خود اس بات کی تصدیق کردی تو وہ بہت تلملائے۔ بہت جتن کئے کہ کسی طرح وہ مکرم دادا جان کو اپنی طرف مائل کر سکیں مگر کچھ پیش نہ چل سکی۔ کئی حربے اختیار کئے۔ بہت لالچ دیئے آخر مایوس ہونے پر دھمکیاں دینے پر اتر آئے لیکن وہ سب بے سود ثابت ہوئیں۔ جب دادا جان نے دوٹوک الفاظ میں انہیں یہ جواب دے کر مایوس کر دیا کہ ''میں نے جہاں کا ہونا تھا ہو چکا ہوں'' اب میرا آپ سے کوئی تعلق نہ ہے۔

اس پر مولوی صاحب موصوف کا آخری پیغام جو مکرم دادا جان کو موصول ہوا وہ یہ تھا۔ دیکھیں ہم تو ایک پل کے لئے بھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہوا کرتے تھے۔ تمہیں میری محبت اور میرے پُرخلوص جذبات کا ذرا بھی احساس نہ رہا۔ تم نے تو میرے احساسات پر ایک کاری ضرب لگا کر مجھے ادھ موا کر دیا ہے۔ تمہاری یہ جدائی میں کسی صورت برداشت نہ کرسکوں گا۔ ایک مرتبہ مجھ سے آکر ملو اور دیکھو میں تمہارے بغیر کس قدر مغموم ہوں۔ مگر مکرم دادا جان پر ان باتوں کا قطعی کوئی اثر نہ ہوا۔ کیونکہ دادا جان خود ایک عالم فاضل تھے۔

آپ کو بیعت کی توفیق حضرت مولوی محمد علی صاحب (قادیانی) رفیق حضرت اقدس کے ذریعہ نصیب ہوئی جو آپ کی چھوٹی بیٹی محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ کے سسر تھے۔

مکرم دادا جان احمدیت قبول کرنے سے پیشتر اپنے گاؤں کی جامع بیت کے امام الصلوٰۃ تھے اور ایک معتبر عالم دین ہونے کے علاوہ ایک خاص مقام اور عزت رکھتے تھے۔ آپ نے احمدیت قبول کرنے پر سب سے پہلا جو کام کیا وہ اپنے گاؤں جا کر لوگوں کو بتایا کہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہو گیا ہوں۔ لہٰذا اب آپ اپنا کوئی اور امام مقرر کر لیں جس پر سارا گاؤں شدید مخالف ہو گیا۔ خاص کر آپ کا حقیقی نسبتی بھائی جو گاؤں کا نمبردار تھا اور اہل حدیث مسلک رکھتا تھا۔

مکرم دادا جان فارسی اور عربی کے استاد تھے۔ آپ کو کچھ عرصہ ممبئی میں سکول ٹیچر ملازمت کا موقع بھی میسر آیا تھا مگر وطن سے دور ہونے اور اپنی زرعی اراضی کی صحیح نگہداشت نہ ہونے پر اپنی ملازمت کو خیر باد کہہ کر اپنے گاؤں آنا پڑا۔

احمدیت قبول کرنے کے بعد جو مخالفت کا طوفان اٹھا اس کا آپ نے بڑی جوانمردی سے مقابلہ کیا۔ گاؤں میں جو بھی واقعہ پیش آتا چوری وغیرہ یا فساد وغیرہ کا اس کی رپورٹ پولیس میں ان کے خلاف درج کروانے کی کوشش کی جاتی۔ مگر سچ سچ اور جھوٹ جھوٹ ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے انہیں بری الذمہ قرار دیتا۔ ایک مرتبہ گاؤں میں ایک ایسا غیر مہذب واقعہ پیش آیا تو آپ کے نسبتی بھائی جو نمبردار تھے پولیس میں جا کر یہ رپورٹ درج کروادی کہ ہمارے گاؤں کی ایک مرزائی قادیانی فیملی ہے یہ ان کا فعل ہے اور اس کے پیچھے ان کی جماعت کا ہاتھ ہے اس پر مکرم دادا جان نے بہت دعائیں کیں اور خدا تعالیٰ کے حضور یہ التجا کی کہ خدایا اس معاملہ کا ہمارا اور ہماری جماعت سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔ تو خود ہی اس سے ہماری بریت فرما۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے دادا جان اور ان کے بیٹوں کو باعزت بری فرمادیا۔ اس پر مکرم دادا جان بہت پریشان ہوئے کہ ہماری جماعت پر کیوں کوئی حرف آئے۔ آپ نے اپنے اس نسبتی بھائی سے کہا کہ دیکھیں اس طرح کے اوچھے ہتھکنڈوں سے ہم گھبرائیں گے نہیں ہم پر جو کچھ ظلم کرسکتے ہو کرلو مگر ہماری جماعت کو کسی معاملہ میں نہ لاؤ۔ لیکن وہ اور زیادہ بدکلامی پر اتر آیا اور یہ کہا کہ ایک ہی صورت ہے یا تم مرزائیت چھوڑ دو یا پھر گاؤں سے نکل جاؤ۔ چنانچہ مکرم دادا جان اور آپ کے بیٹوں نے مستقل طور پر قادیان جا کر رہائش رکھنے کا پروگرام بنالیا۔

قادیان جانے سے پیشتر آپ نے اپنی زرعی اراضی اپنے ایک تایازاد بھائی کے سپرد کرکے (جس کی مالی حالت بہت کمزور تھی) خود اپنے بھائیوں کے ہمراہ تہی دست قادیان چلے آئے اور جاتے ہوئے اپنے اس بھائی کو کہہ گئے کہ تم اس سے اپنی آمد کا کوئی ذریعہ بنا کر اپنے حالات کو بہتر بنالو۔ مجھے جب ضرورت پڑے گی تو میں یہ زمین آپ سے واپس لے لوں گا۔

کچھ عرصہ کے بعد جب مکرم دادا جان نے ان سے اپنی زمین کا مطالبہ کیا تو انہوں نے وہ زمین واپس دینے سے صاف انکار کر دیا۔

خدا تعالیٰ نے مکرم دادا جان کو چار بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا تھا۔ سب بچے احمدیت کے نور سے ہمکنار ہوئے سوائے ایک بیٹی کے جو سب سے بڑی تھی وہ اس سے محروم رہی۔ اس کا خاوند احمدیت کا مخالف تو نہ تھا مگر وہ اس روشنی سے بے بہرہ رہا۔

حضرت دادا جان جب اپنے دو بیٹوں کے ساتھ قادیان گئے تو بالکل خالی ہاتھ تھے کوئی پروگرام ذہن میں نہ تھا کہ اب کیا کرنا ہے۔ اس وقت ماضی اور مستقبل کی سوچ میں ڈوبے ہوئے تھے۔ قطعاً کوئی ٹھوس تجویز مدنظر نہ تھی۔ دعاؤں پر زور دیا اور خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے ایک کمرہ جو حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے مکان کا ایک حصہ تھا اور بازار کی طرف کھلتا تھا۔ ڈیڑھ روپیہ ماہوار کرایہ پر لے کر اس میں اس زمانہ کے پندرہ روپے کے سرمایہ سے ایک چھوٹی سی کریانہ کی دکان کھول کر اپنے کاروبار کا آغاز کیا اور گاہے بگاہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کے لئے عرض کرتے رہے اور حضور سے دعا اور مشورہ طلب امور کے لئے رابطہ قائم رکھا۔

حضرت دادا جان نے خود تو کام نہ کیا البتہ اپنے دو بیٹوں کو جن کے نام مکرم میاں محمد نذیر صاحب (والد خاکسار) اور مکرم میاں محمد شریف صاحب (والد برادرم مکرم محمد حنیف صاحب حال لاہور سینٹری ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ) اس چھوٹی سی دکان پر بٹھا کر کام شروع کروا دیا۔ جس کاروبار کو خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے شروع کیا تھا اس کو اتنی برکت ملی کہ اس کے فضلوں کی انتہا ہو گئی۔ ایک موقعہ پر جب ملاقات کے لئے والد محترم حضور کے پاس گئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بڑی خوشنودی سے ارشاد فرمایا کہ ''میاں نذیر'' اب اپنی دکان کا کوئی بھی نام رکھ لیں اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا کہ آپ چونکہ لاہور شہر کے قریب کے رہنے والے ہیں اس لئے آپ اپنی دکان کا نام لاہور ہاؤس رکھ لیں۔ جس پر محترم والد صاحب بہت خوش ہوئے کہ حضور پُرنور نے خود ہی ایک تجویز دی اور خود ہی اس کا نام رکھ کر بہت بڑی شفقت اور احسان کر دیا ہے جس کا ہم سوچ بھی نہ سکتے تھے۔

خدا تعالیٰ نے اس نام کو اس قدر برکت دی اور شہرت ملی کہ وہ قادیان کے بڑے بڑے تاجروں کو مات کرکے بہت آگے نکل گئے۔ پھر ایک وقت ایسا آیا کہ مکرم دادا جان نے اپنے دوسرے دونوں بیٹوں مکرم میاں محمد شفیع صاحب (والد محترم برادرم میاں محمد رفیع ناصر صاحب) ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ اور مکرم میاں محمد لطیف صاحب کو قادیان بلوا کر اس کاروبار میں شریک کرلیا۔ اس کاروبار میں چار بھائی، چار ملازم اور ایک اکاؤنٹنٹ کام کر رہے تھے۔ کاروباری وسعت کی بنا پر حضور پرنور خلیفۃ المسیح الثانی نے مکرم والد صاحب کو یہ ارشاد فرمایا کہ آپ کا کام اس قدر بڑھ گیا ہے کہ شام ہونے تک سارے گاہک نمٹائے نہیں جاتے اس لئے میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ رات کے وقت بھی اپنی دکان کھلی رکھا کریں یعنی چوبیس گھنٹے کی سروس تاکہ قادیان سے باہر کے آنے والے لوگ بھی اپنی خرید و فروخت کرکے جائیں۔ چنانچہ اس پر فوری عمل شروع کر دیا جو بے حساب فضلوں کا موجب بنا اور نیک شہرت کا حامل بھی۔

خدا تعالیٰ کے احسانوں کا کوئی بھی شکر بجا نہیں لایا جاسکتا۔ کہاں وہ وقت گاؤں سے بے سروسامانی کی حالت میں نکلے اور کہاں یہ وقت جب قادیان سے ہجرت کی تو اس وقت کروڑوں کی جائیداد کے مالک تھے۔

مکرم دادا جان کے بعد پوتوں اور پوتیوں کو آپ سے قرآن مجید ناظرہ پڑھنے کا شرف حاصل ہوا تھا۔ جن میں یہ خاکسار، تایازاد بھائی مکرم میاں محمد رفیع ناصر صاحب، برادرم عزیزم محمد ابراہیم فضل صاحب (حال بیلجیم)، میری چچا زاد بہن مکرمہ محمودہ رفعت صاحبہ (حال جرمنی)۔ خدا تعالیٰ نے مکرم دادا جان کو 49 پوتے، پوتیاں اور نواسے، نواسیوں کی نعمت سے نوازا تھا۔

حضرت دادا جان کو حضرت مسیح موعود کی کتب کو پڑھنے کا ایک عشق کی حد تک جنونی جذبہ پیدا ہو گیا تھا اسی طرح آپ نے حضرت اقدس کے فارسی اور عربی کے بہت سارے منظوم کلام کو زبانی یاد کر رکھا تھا۔ ہم چھوٹے تھے اکثر اپنے قابل احترام دادا جان کو حضور کی ان نظموں کو بلند آواز سے پڑھتے سنا کرتے تھے۔ اس وقت آپ کی آنکھوں سے آنسو بھی رواں ہوتے تھے مگر وہ ہماری سمجھ سے بالا مقام تھا۔ جو بعد میں شعور حاصل ہونے پر سمجھ سکے کہ وہ ایک عشق کی کیفیت تھی۔

مکرم دادا جان کو دعوت الی اللہ کا بے حد شوق تھا آپ ہر ماہ اپنے غیراز جماعت عزیزوں کو جن کے ساتھ آپ کا قرابت داری کا تعلق تھا اپنے ہاتھ سے لکھ کر حضرت اقدس کے الہامات، پیشگوئیاں اور زریں ارشادات بذریعہ ڈاک بھجوایا کرتے تھے اور اکثر رشتہ داروں کو قادیان کی زیارت کی دعوت دیا کرتے تھے۔

حضرت دادا جان کا اس دنیا سے رخصت ہونے کا سفر آخرت بڑا قابل رشک تھا۔ دس بجے دن کا وقت

باقی صفحہ 3 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 9 دسمبر 2009ء کو قبل نماز ظہر و عصر بیت فضل لندن میں درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم نذیر احمد ملک صاحب

مکرم نذیر احمد ملک صاحب ابن مکرم عبدالسبحان ملک صاحب مرحوم لندن 7 دسمبر 2009ء کو بعمر 73 سال وفات پا گئے۔ آپ حضرت مولوی اللہ دتہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے نواسے تھے۔ گزشتہ 45 سال سے یوکے میں رہائش پذیر تھے۔ نیک، مخلص، خوش اخلاق اور جماعت سے گہرا تعلق رکھتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرمہ تاج نسرین صاحبہ

مکرمہ تاج نسرین صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالمنان صاحب آف مجوکہ خوشاب 25 نومبر 2009ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ نے صدر لجنہ خوشاب کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ خوشاب اور ربوہ میں کثیر تعداد میں احمدی اور غیر از جماعت بچوں کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھانے کا موقعہ بھی ملا۔ عبادت گزار، دعا گو اور خلافت سے گہری وابستگی رکھنے والی نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی اور مکرم منصور احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ کی والدہ تھیں۔

مکرم شریف احمد پیرکوٹی صاحب

مکرم شریف احمد صاحب پیرکوٹی حافظ آباد 2 دسمبر 2009ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ حضرت میاں نور محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے بیٹے تھے۔ مرحوم نے اپنی زندگی کا زیادہ عرصہ حافظ آباد میں گزارا جہاں زعیم انصاراللہ اور سیکرٹری ضیافت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ چند سال سے ربوہ میں رہائش پذیر تھے۔ فرض نمازوں کے علاوہ نماز تہجد باقاعدگی سے ادا کرتے اور نہایت نیک اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم فہیم احمد خادم صاحب مربی سلسلہ غانا اور مکرم نصیر احمد شریف صاحب معلم اصلاح وارشاد مرکزیہ کے والد تھے۔

مکرم ناصر احمد چیمہ صاحب

مکرم ناصر احمد چیمہ صاحب جرمنی 13 نومبر 2009ء کو بعارضہ کینسر وفات پاگئے۔ آپ مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ مرحوم باوفا اور سلسلہ کا درد رکھنے والے، غیرت مند اور فدائی وجود تھے۔ نماز تلاوت اور نماز تہجد کی بہت پابندی کرتے اور رمضان میں باقاعدہ اعتکاف بھی بیٹھا کرتے تھے۔ آپ کو حج کرنے اور بہت سے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ ایک لمبا عرصہ جماعت Luedenscheid کے صدر رہے۔ وفات کے وقت مقامی جماعت کے سیکرٹری تعلیم اور زعیم انصاراللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ حلیمہ ناصرہ صاحبہ

مکرمہ حلیمہ ناصرہ صاحبہ اہلیہ مکرم منظور احمد شاد صاحب جرمنی 27 نومبر 2009ء کو مختصر علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ شادی سے قبل اپنے گاؤں میں صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ بعدازاں کراچی میں 21 سال تک احمدی اور غیر از جماعت بچوں کو اپنے گھر میں قرآن کریم پڑھانے کا موقعہ ملا۔ جرمنی آنے کے بعد بھی کسی نہ کسی رنگ میں خدمت کی توفیق پاتی رہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم چوہدری شریف احمد کاہلوں صاحب

مکرم شریف احمد کاہلوں صاحب چک نمبر 117 چھور ضلع شیخوپورہ۔ حال مقیم جرمنی 31 اکتوبر 2009ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم نماز باجماعت کے پابند، چندوں میں باقاعدہ اور جماعتی نظام کی پوری اطاعت کرنے والے مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم بشیر احمد باجوہ صاحب

مکرم بشیر احمد باجوہ صاحب آف مانچسٹر 28 نومبر 2009ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے مانچسٹر جماعت میں بطور جنرل سیکرٹری خدمت کی توفیق پائی۔ جماعت کے ساتھ اخلاص و وفا کا گہرا تعلق تھا اور اپنے تمام چندہ جات بروقت ادا کیا کرتے تھے۔

مکرم عبداللطیف صاحب شاہ کوٹی

مکرم عبداللطیف صاحب شاہ کوٹی کراچی 4 مئی 2009ء کو 87 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم موصی تھے۔ جماعتی پروگراموں میں باقاعدگی کے ساتھ شامل ہوتے اور اپنے چندہ جات بروقت ادا کرتے تھے۔ جماعت کا درد رکھنے والے نہایت نیک اور پرہیز گار انسان تھے۔

اللہ تعالیٰ ان مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

داخلہ کمپیوٹر کورسز

(طاہر کمپیوٹر انسٹیٹیوٹ ایوان محمود ربوہ)

خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل کورسز کا اجراء یکم جنوری 2010ء سے کیا جا رہا ہے۔ داخلہ کے خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں دفتر خدام الاحمدیہ پاکستان میں جمع کروا دیں۔ داخلہ فارم دفتر سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

کمپیوٹر گرافکس کورس

ایڈوب فوٹو شاپ Cs2، کورل ڈرا 12

دورانیہ ایک ماہ فیس-/1500 روپے

کمپیوٹر بیسک کورس

ایم ایس آفس، ان پیج

دورانیہ ایک ماہ فیس-/1000 روپے

(انچارج طاہر کمپیوٹر انسٹیٹیوٹ ربوہ)

درخواست دعا

مکرم احمد عرفان صادق صاحب مربی سلسلہ کھاریاں تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم ڈاکٹر محمد صادق صاحب جنجوعہ سابق صدر جماعت احمدیہ فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور کا پندرہ سال قبل بائی پاس آپریشن ہوا تھا۔ اب شریانیں سکڑ چکی ہیں۔ کمزوری بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ چندن قبل پیشاب میں اچانک خون آنا شروع ہوا پھر لوتھڑے آنے لگے جن سے پیشاب آنے میں انتہائی حد تک تکلیف شروع ہوگئی۔ مثانہ کی صفائی کے بعد ہسپتال سے گھر آچکے ہیں۔ کھانا پینا شروع کر دیا ہے۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب کو جلد از جلد معجزانہ شفا عطا فرمائے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم صفوان احمد ملک صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے لاہور کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

مکرمہ ارشاد صاحبہ

مکرم چوہدری عبدالحی چیمہ صاحب

میرے پیارے ابا جان مکرم چوہدری عبدالحی چیمہ صاحب 1916ء کو چک نمبر 46 شمالی ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب کا نام مکرم چوہدری حکم دین چیمہ صاحب ہے اور قادیان میں دفن ہیں اور حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں شامل تھے۔

میرے والد پیدائشی احمدی تھے۔ وہ بہت ملنسار، دعا گو انسان، نمازوں کے پابند اور تہجد گزار تھے۔ نماز باقاعدگی سے بیت الذکر میں جا کر ادا کرتے تھے۔ درود شریف اور تسبیحات کا ورد کرتے رہتے۔ اپنے گاؤں 46 شمالی سرگودھا میں اپنی جماعت کے سیکرٹری مال تھے۔ نداء دیا کرتے تھے اور نماز پڑھایا کرتے تھے۔ تمام چندہ جات کی ادائیگی بروقت کرتے تھے۔ آپ نے ضلع سرگودھا چک 46 شمالی میں پانچویں تک تعلیم حاصل کی۔ بچوں سے بہت پیار کرتے تھے۔ آپ اپنے پوتے پوتیوں، نواسے نواسیوں اور پڑنواسیوں کو بھی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھتے تھے۔

آپ دو ماہ بیمار رہے اور بیماری کے دوران آپ کے بڑے بیٹے مکرم چوہدری بشارت احمد چیمہ صاحب نے آپ کی بڑی خدمت کی۔ اپنی وفات سے تین دن پہلے آپ نے خواب میں دیکھا کہ سفید گھوڑوں والے میرے پاس آئے ہیں اور میں نے ان کے ساتھ جانے کی اجازت لے لی ہے۔ صبح آپ نے خواب اپنے بچوں کو سنائی اور فرمایا کہ اب میں تھوڑے دن آپ کے پاس ہوں۔ بیماری کے دوران آپ نے بڑے صبر کا مظاہرہ کیا۔ منہ سے اُف تک نہ کہتے۔ سب کے ساتھ آرام سے پیش آتے۔ آپ نے ماشاء اللہ 95 سال عمر پائی تھی اور آپ کو مولیٰ کریم نے تیسری نسل دیکھنے کی بھی توفیق بخشی۔ آپ کی صحت آخری دنوں میں کمزور ہوتی چلی گئی۔ 24 مئی کو فضل عمر ہسپتال لے گئے اور انہوں نے ICU میں داخل کر دیا۔ 25 مئی 2009ء کو صبح 6 بجے وہ اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم چوہدری مظفر احمد چیمہ صاحب مرحوم آپ کی زندگی میں وفات پاگئے تھے۔

آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم چوہدری بشارت احمد چیمہ صاحب دارالعلوم غربی ربوہ، مکرم چوہدری افتخار احمد چیمہ صاحب مقیم جرمنی، چار بیٹیاں خاکسارہ اہلیہ مکرم بشیر احمد باجوہ صاحب مرحوم باب الابواب ربوہ، مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم منور احمد صاحب باب الابواب ربوہ، مکرمہ شہناز اختر صاحبہ اہلیہ مکرم اشرف احمد صاحب جرمنی اور مکرمہ امۃ المتین صاحبہ اہلیہ مکرم حافظ رشید احمد صاحب جرمنی چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور آپ کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

مکرم محمد اعظم صاحب۔ شیفیلڈ

بی بی سی ریڈیو شیفیلڈ پر رمضان المبارک سے متعلق
جماعت احمدیہ شیفیلڈ کا خصوصی پروگرام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ شیفیلڈ کئی سالوں سے رمضان المبارک کی فرضیت، برکات اور اہمیت پر مشتمل پروگرام ریڈیو شیفیلڈ پر نشر کرتی ہے۔ امسال بھی 16 ستمبر 2009ء کو 9 بجے بعد از نماز عشاء یہ پروگرام ''بیت العافیت'' شیفیلڈ سے براہ راست نشر کیا گیا۔

بی بی سی ریڈیو کے نمائندہ اپنی ٹیم کے ہمراہ ''بیت العافیت'' تشریف لائے اور بتایا کہ یہ پروگرام ''بیت العافیت شیفیلڈ'' سے براہ راست آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ مکرم نسیم احمد صاحب کی صدارت میں یہ پروگرام ہوا۔ آپ نے سب سے پہلے تو بی بی سی کی ٹیم کا شکریہ ادا کیا جو ہماری دعوت پر تشریف لائے۔ آپ نے بتایا کہ اس بیت الذکر کا افتتاح جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دست مبارک سے کیا۔ آج اسی بیت الذکر سے ہم رمضان کا خاص پروگرام لے کر حاضر ہیں۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اردو ترجمہ سے ہوا۔ بعدہٗ ''روزہ کی اہمیت احادیث کی روشنی میں'' بیان کی گئی۔ بعدازاں حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام ''حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی'' خوش الحانی سے پیش کیا گیا۔ بعدہٗ مکرم ڈاکٹر محمود احمد ساجد صاحب نے قرآن کریم کی آیات، احادیث رسولؐ اور حضرت اقدس مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں رمضان میں روزوں کی فرضیت بیان کی۔ بعدازاں محترمہ امۃ الواسع صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ شیفیلڈ نے بھی بی بی سی کا شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ اس وقت اس بابرکت پروگرام میں حصہ لینے کے لئے ہماری مستورات اور بچیاں موجود ہیں۔ سب سے پہلے خواتین کی طرف سے کلام طاہر میں سے منظوم کلام ؎

کبھی اذن ہو تو عاشق در یار تک تو پہنچے
یہ ذرا سی اک نگارش ہے نگار تک تو پہنچے

پیش کیا گیا۔ جس کے بعد مکرمہ عائشہ بشریٰ صاحبہ نے درود شریف پڑھنے کے متعلق چند احادیث انگریزی ترجمہ کے ساتھ پڑھ کر سنائیں اور درود شریف کی اہمیت اجاگر کی۔ بعدہٗ مکرمہ انیلہ باجوہ صاحبہ نے رمضان کی فضیلت کے موضوع پر تقریر کی۔

اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود کا آنحضرت ﷺ کی مدح میں عربی قصیدہ ترنم کے ساتھ پیش کیا گیا۔ بعدازاں مکرمہ نائلہ نزہت صاحبہ نے حضرت مسیح موعود کے ایک اقتباس کی روشنی میں ''روزہ کی حقیقت'' پر تقریر کی۔ بعدہٗ مکرمہ طاہرہ اسد صاحبہ نے رمضان میں اعتکاف سے متعلق دینی تعلیم بہت عمدگی کے ساتھ پیش کی۔ جس کے بعد مکرمہ زباریہ صاحبہ نے رمضان میں صدقہ و خیرات کی اہمیت بیان کی۔ آخر پر مکرمہ نائلہ نزہت ساجد صاحبہ نے کلام طاہر سے نعتیہ کلام ''حضرت سید ولد آدم......'' پیش کیا۔ اس کے بعد سوال و جواب کی ایک مجلس ہوئی جس میں اطفال نے اپنی عمر کے مطابق مختلف سوالات کئے جس کے جوابات دئے گئے۔ آخر پر بی بی سی کے نمائندہ مکرم یاسین صاحب نے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے دینی تعلیم پر مبنی اتنا اچھا پروگرام تیار کیا۔ یہ پروگرام ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔

قارئین کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پروگرام کو عوام الناس کی راہنمائی کا موجب بنائے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 13 نومبر 2009ء)

☆......☆......☆

خبریں

سپریم کورٹ کے فیصلے پر عملدرآمد شروع

قومی احتساب بیورو کی ہدایت پر این آر او سے فائدہ اٹھانے والے 247 افراد کے بیرون ملک جانے پر پابندی عائد کر دی گئی ہے اور ان کے نام ایگزٹ کنٹرول لسٹ میں شامل کر لئے گئے ہیں تاہم صدر آصف علی زرداری کا نام ای سی ایل میں شامل نہیں ہے۔ مذکورہ 247 افراد میں بعض وفاقی وزراء، بیوروکریٹس، صنعتکار اور این آر او سے فائدہ اٹھانے والے دیگر اہم افراد شامل ہیں۔ قومی احتساب بیورو نے سپریم کورٹ کے حکم پر ان افراد کے خلاف دوبارہ کارروائی کا باضابطہ آغاز کر دیا ہے اور وزارت داخلہ سے کہا گیا ہے کہ این آر او سے فائدہ اٹھانے والے 8 ہزار سے زائد افراد کے نام ای سی ایل میں ڈالے جائیں جبکہ نیب کے ریجنل سربراہان کو ان سب کے اثاثے اور بینک اکاؤنٹس منجمد کرنے کیلئے کارروائی شروع کرنے کی بھی ہدایت کی گئی ہے۔

5 امریکی ڈرون طیاروں سے 12 میزائل حملے 17 افراد جاں بحق

شمالی وزیرستان کے ہیڈکوارٹر میرانشاہ سے 25 کلومیٹر دور دیگان اور امبر شاہ کے علاقوں میں 5 امریکی ڈرون طیاروں سے مختلف مقامات پر 12 میزائل حملوں میں 7 غیر ملکیوں سمیت 17 افراد جاں بحق ہو گئے۔ اطلاعات کے مطابق ڈرون حملوں میں القاعدہ کا ایک رہنما بھی مارا گیا۔ یہ ڈرون حملے پاکستان میں ہونے والے ڈرون حملوں میں شدید ترین ہیں۔ میزائل حملوں میں مختلف گھروں کو نشانہ بنایا گیا۔ میزائل حملوں میں زیادہ عام شہری مارے گئے ہیں۔ جاں بحق ہونے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 19۔ دسمبر

طلوع فجر	5:34
طلوع آفتاب	7:01
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	5:09

یکم محرم الحرام 19 اور یوم عاشور 28 دسمبر کو ہوگا

رویت ہلال کمیٹی کے اعلان کے مطابق جمعرات کو محرم الحرام کا چاند نظر نہیں آیا اس لئے یکم محرم الحرام 19 دسمبر اور 10 محرم الحرام یوم عاشور 28 دسمبر 2009ء بروز پیر کو ہوگا۔

مفتی منیب، لیاقت بلوچ سمیت 12 علماء حلوہ کھا کر بے ہوش

جماعت اسلامی کے سیکرٹری لیاقت بلوچ، رویت ہلال کمیٹی کے چیئرمین مفتی منیب الرحمٰن اور سابق ایم این اے میاں محمد اسلم سمیت 12 علماء پارلیمنٹ لاجز میں واقع مولوی عبدالغفور حیدری کے گھر پر زہریلا حلوہ کھانے سے بیہوش ہو گئے۔ تمام متاثرہ علماء کو پولی کلینک فوری طور پر منتقل کیا گیا جہاں ان کے معدے واش کئے گئے تاہم ان کی حالت خطرے سے باہر بیان کی جا رہی ہے۔

☆......☆......☆

زعفرانی
طاقت کی دوا سب کیلئے مفید۔ سردیوں میں سردی سے محفوظ رہنے کیلئے قیمت -/300 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

www.enlivensolution.com
MOODY INTERNATIONAL
enliven
Solutions
Architecture I Interior I Furniture
7 - 2nd Floor Commercial Area Cavalry Ground Lahore Cantt.
Tel:+9242 6610114-115, 0321 8487933 live@enlivensolution.com

مغل بینکوئیٹ ہال ربوہ
ایک نام ایک معیار مناسب دام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
047-6211412
03336716317 فون
پروپرائٹر محمد عظیم احمد

FD-10

اسلام آباد، راولپنڈی کے بعد اب لاہور میں
HAROON'S
شاپ نمبر 26-27-28 قذافی سٹیڈیم لاہور
فرنیچرز۔ شوز۔ جیولری۔ بیگ
کراکری اور دیگر گفٹ آئٹمز
042-5715591
0300-8560433
طالب دعا: عامر سجاد

CureHerbals
پھلبہری کا کامیاب علاج
کیا آپ پھلبہری کے سفید نشانوں سے پریشان ہیں؟ کیا آپ چاہتے ہیں کہ یہ نشان بغیر کسی لیزر ٹریٹمنٹ کے بغیر کسی سرجری کے یا بغیر کسی دوائی کھائے ٹھیک ہو جائیں تو کیور ہربلز پیش کرتے ہیں دنیا بھر میں سب سے زیادہ بکنے والا ہربل آئل Anti-Leucoderma ایک ایسا ہربل آئل جس کو لگانے سے کچھ ہی عرصہ میں آپ کی سکن کو ملے گی قدرتی رنگت بالکل ایسے جیسے پھلبہری کبھی نہ ہوئی ہو۔
آرڈر کے لئے رابطہ کریں: 0323-4949794